

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی

استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خشک

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۵ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نو عمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اہل علم و اقارب اہل علمہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، حقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیر شعر ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ ضروری سمجھا گیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سنکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے حطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

حضرت شیخ الحدیث کی مصروفیات

شیخ الحدیث کی امر وہبہ گاہ میں طالب علمی:

امروہہ کے ایک ڈاکٹر کو (شیخ الحدیث مولانا عبدالحق) نے فرمایا کہ میں طالب علمی کے زمانہ میں امر وہبہ میں چھ ماہ رہ چکا ہوں، جن دنوں مولانا عبدالحق کھنوی اور مولانا کا مناظرہ دس دن ہوا تھا۔ مولانا عبدالحق امر وہبی کی ملاقات بھی ہوا کرتی تھی۔ آگرہ میں بھی تعلیم حاصل کی۔

(جنوری ۵۵)

حاجی ترنگز کی صاحب کے لئے دوسفر

والد ماجد نے فرمایا کہ میں ایک بار قداری جا جوڑ گیا، جب کہ حضرت حاجی صاحب بقید حیات تھے اور ان کے لڑکے

بادشاہ گل صاحب اور خان آف نوانگنی کی لڑائی تھی اور ایک دفعہ حاجی صاحب مرحوم کی وفات کے بعد بھی گیا، حضرت حاجی صاحبؒ سے والد ماجد بیعت بھی ہوئے۔

(جنوری ۵۵)

حاجی ترنگز کی صاحبؒ سے بیعت اور ان کا اظہار اعتماد:

جناب عثمان الدین ^(۱) استاد اکوڑہ کہتے ہیں کہ میں بھی حضرت کے ساتھ حاجی صاحب ترنگز کی خدمت میں جانے والے رفقہ میں سے تھا، حضرت حاجی صاحب ترنگز کی مرحوم کے ہاں دور دراز کی مسافتوں اور مشقتوں کے بعد جمعرات کی شام کو ہم لوگ وہاں پہنچے حضرت حاجی صاحب ترنگ زئی کو جب یہ معلوم ہوا کہ مولانا عبدالحق صاحب جو ایک مشہور عالم دین ہیں، تشریف لائے ہیں تو انہوں نے آپ اپنی خاص قیام گاہ میں بلایا، ہم سب کو خصوصی کھانا کھلایا، جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل حضرت شیخ الحدیث نے حضرت صاحب ترنگ زئی کے حکم کی تعمیل میں نہایت بلند پایہ تقریر کی۔ جمعہ کے بعد حضرت حاجی صاحب نے اپنی ٹوپی مبارک اتار کر آپ کے سر پر رکھ دی جو کمال محبت و اعتماد کی دلیل ہے اور غالباً بیعت پھر جمعہ کی نماز کے بعد ہوئی۔ حضرت نے بے حدود دعائیں کیں۔ دو تین دن نہایت اعزاز و اکرام سے رکھا اور اکثر اپنے ہیں کی خاص مجالس میں رکھا ایک مجلس میں حضرت کے صاحبزادے بادشاہ گل صاحب کے ساتھ ذکر کے موضوع پر عجب و فریب گفتگو برپا، اسی سفر کے بعض رفقہ حاجی محمد یوسف جناب قدرت شاہ اور جناب شیرین صاحب وغیرہ بھی ساتھ تھے۔

(جنوری ۵۵)

سنت رسول ﷺ کی مخالفت میں پاکستان اسٹینڈرڈ اخبار کی ذہر افشانی

اور شیخ الحدیث کا احتجاجی خطاب:

حضرت قبلہ والد صاحب نے نماز جمعہ سے قبل پاکستان اسٹینڈرڈ (اخبار) جس نے سنت رسول ﷺ کی مخالفت میں ذہر اگلا ہے کے خلاف حکومت سے شدید احتجاج کیا اور اخبار مذکورہ کی شدید مذمت کی۔ (۱۸ فروری ۵۵)

(۱) مرحوم عثمان الدین استاد اکوڑہ خٹک کے ایک معزز خاندان کے سرکردہ بزرگ تھے یہ خاندان ہمارے ہدامہد کی قدیم رہائش گاہ واقع محلہ ہاغبانان اکوڑہ خٹک کے مسائے تھے یہ ہمارے اجداد جناب عبدالحمید بابا جناب میر آفتاب (والد ماجد ہدامہد مرحوم) وغیرہ کا آبائی گھر تھا۔ شیخ الحدیث قدس سرہ کا مولد بھی یہی گھر تھا بعد میں ہدامہد الحاج معروف گل محلہ لکھن زئی کے مکان میں منتقل ہوئے یہاں مسجد تعمیر کی گئی جو عصر تک قدیم دارالعلوم خٹکیہ کا مرکز رہی۔ ہدامہد مرحوم نے اس مسجد کی امامت و خطابت کے خدمات حبہ اللہ انجام دیتے رہے جسے بعد میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ اور اسکی اولاد نے جاری رکھا۔ خود ذریعہ معاش تجارت رکھا اسی سلسلہ میں آپ نے عمارتی چوب کا کاروبار کیا، تو جناب عثمان الدین استاد مرحوم کو اس کاروبار میں شریک رکھا اس مسجد قدیم کے سامنے عمارتی کٹڑی کا ایک بڑا گودام تھا ہماری آبائی ملکیت کی یہ عمارت اب تک گودام کے نام سے مشہور ہے۔

منکرین حدیث کی تباہی خسرو پرویز کی طرح:

والد صاحب نے فرمایا کہ خسرو پرویز (کسریٰ) نے بنی کریم ﷺ کے والا نامہ (حدیث) پھاڑ ڈالا خدا تعالیٰ نے حسب ارشاد نبی ﷺ اسے بھی کلوے کلوے کر دیا۔ اسی طرح پرویز یوں (منکرین حدیث) کو بھی خدا ہلاک کر ڈالے گا۔
والد کا نماز جمعہ میں برائے نام مسلمانی کے موضوع پر خطاب:

۲۳ ستمبر کل والد ماجد مدظلہ مولوی نور الحق کے والد حضرت پیر صاحب کی وفات پر فاتحہ خوانی و تعزیت کیلئے محبت بائٹہ تشریف لے گئے۔ حافظ سید نور بادشاہ بھی ساتھ تھے۔ حضرت والد صاحب نے رات کو وہاں دو ڈھائی گھنٹے تقریر بھی کی آج دوپہر کو وہی ہوئی نماز جمعہ سے قبل والد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج ہماری حالت یہ ہے کہ اسلام بھی ہمارے ہاں ایک برادری کے نام جیسا ہے جیسا کہ سید شیخ قریشی وغیرہ کی نسبتیں ان کے لئے کسی کسب و کام کی ضرورت نہیں اسی طرح ہم آج برائے نام مسلمان ہیں۔ کرتے کچھ بھی نہیں ہیں، ہمیں صحیح معنوں میں مسلمان بننا چاہیے، کلمہ لا الہ الا اللہ پر ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم کس چیز کا اثبات اور نفی کر رہے ہیں۔ ہم سب کو بر حال اور بروقت خداوند کریم کا مطلع ہونا چاہیے۔ سامعین میں اکثر لوگ باہر سے آنے والے مہمان تھے۔

شیخ الحدیث صاحب کا تعمیر بیت اللہ اور اسلامی شعائر کیلئے قیام کے حضرت ابراہیم کی جدوجہد کے موضوع پر خطاب جمعہ

والد ماجد نے نماز جمعہ سے قبل تعمیر بیت اللہ اعلیٰ کلمہ اللہ اور اسلامی شعائر کے قیام کے سلسلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جدوجہد اور خداوند تعالیٰ کی خاطر مال اولاد بیوی اور وطن و ملک کی قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ نماز جمعہ میں خان شیر افضل خان صاحب بدیشی نے بھی شرکت کی۔

والد ماجد کے سفر لوند خوڑ اور خطاب:

پرسوں والد ماجد جناب عبدالغنی صاحب کے لڑکوں کے ختنہ کی تقریب میں شرکت کیلئے لوند خوڑ گئے۔ وہاں رات کو عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا اور پھر کل شام واپس ہوئے۔

(۲۰ اکتوبر)

شیخ الحدیث کا مولانا اظہار الحق آف جلالیہ کی شادی کی تقریب میں شرکت:

۱۵ اکتوبر ۵۵ مقرر المظفر حضرت والد ماجد جلالیہ علاقہ جمجمہ میں مولوی اظہار الحق فاضل حقانیہ کی شادی کے تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

مولانا حکیم محمد عمر مردان کی شادی

۶ جون اکتوبر ۵۵۔ بندہ اور اراکین دارالعلوم حاجی یوسف صاحب، نور بادشاہ صاحب، رحمان الدین، ملک امر الحق دارالعلوم حقانیہ کے فاضل مولوی محمد عمر صاحب کی شادی کے تقریب میں شرکت کے لئے مردان روانہ ہوئے۔ نوشہرہ

میں والد صاحب جلالیہ سے واپسی پر ہمارے ساتھ آئے اور پھر ہم مردان پہنچے۔ جہاں والد صاحب کی اکثر دعاء مردان سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ شام کو چناب ایکسپریس اکوڑہ سے واپسی ہوئی۔ برب سڑک اکوڑہ خٹک میں مولانا عبدالرحمن کا ملپوری سے بھی ملاقات ہوئی۔ مختصر گفتگو بھی کی۔

شیخ الحدیث کا آفات و بلیات کی وجوہات کے موضوع پر تقریر جمعہ:

(۷ اکتوبر) والد ماجد نے نماز جمعہ سے قبل تقریر میں ”آفات و بلیات کے وجوہات“ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے خشیت الہی، عدل، انصاف، صدق و امانت کے فقدان پر اظہار غم و انفس کرتے ہوئے لوگوں کی توجہ اس طرف دلائی۔ علماء و طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے اخلاقی حالت کرنے پر اذہان فوس فرمایا کہ آخر ہماری اصلاح کس چیز سے ہوگی؟ قرآن و سنت اور علم سے ہم نہ سدرے، ہماری زندگی کا کونسا حصہ ہے جس میں ہم خشیت الہی کے ساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی پابندی کرتے ہوں، اس موقع پر سامعین پر اچھے خاصے اثرات تھے۔

باضابطہ سنگ بنیاد کے لئے دارالحدیث کا انتخاب سنت نبوی کی عجیب متابعت

۱۳ اکتوبر ۵۵ مطابق، صفر ۱۳۷۷ھ بنیادی بھری جاری ہیں ۳۰-۳۵ مرد و آج کل کام کر رہے ہیں۔ آج والد ماجد اور دیگر اساتذہ، طلباء و اراکین نئی زیر تعمیر عمارت میں تشریف لے گئے۔ بنیادیں چونے گارے سے بھر گئی ہیں۔ باضابطہ سنگ بنیاد رکھا گیا۔ ایک پتھر منتخب کیا گیا والد ماجد صدر صاحب (مولانا عبدالغفور سواتی) اور دیگر حاضرین نے طویل خشوع و خضوع سے دعا کی، قیولیت کے آثار نمایاں تھے والد ماجد نے سنت نبوی کے اتباع میں پتھر ایک چادر میں رکھنے کی تجویز پیش کی اس پر سب خوش ہوئے اساتذہ طلباء سب نے مل کر پتھر اٹھوایا پھر نہایت عاجزی سے والد ماجد نے دعا کی اور واہم رفیع ابراہیم القواعد من الہیت واسمعیل ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم کا ورد کرتے رہے، سب آمین کہہ رہے تھے پھر سارے حاضرین نے حضرت صدر صاحب کے کہنے پر تمین مرتبہ ربنا تقبل مننا انک انت السميع العليم پڑھا اور سب نے عاجزی خشوع سے دعا کی قیولیت کے آثار و انوار نمایاں تھے۔ ایک کیفیت و سرستی سب حاضرین پر طاری تھی عجیب و کشف منظر تھا پھر والد ماجد اور حضرت صدر صاحب (مولانا عبدالغفور سواتی مرحوم) نے مل کر پتھر مل کر چادر میں اٹھایا اور مجوزہ دارالحدیث کی مغربی سمت کے شمالی کونے میں رکھ دیا۔ خداوند کریم اس عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر علوم و معارف الہیہ کی نشر و اشاعت و حفاظت اسلام کا ذریعہ بنادے اور اسلام کیلئے ایک مضبوط ناقابل شکست قلعہ اور چھاؤنی ثابت ہو۔ آمین

شیخ الحدیث کے نماز جمعہ کا خطاب۔ سیلاب شامت اعمال ہے:

۱۳ اکتوبر جمعہ۔ والد ماجد نے نماز جمعہ کے خطاب میں پنجاب کے سیلاب کو موضوع سخن بناتے ہوئے کہا کہ یہ سب کچھ ہماری شامت اعمال ہے، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مگر ہماری آنکھوں پر (غفلت کے) پردے ہیں خطاب میں

انہوں نے پنجاب اور دیگر علاقوں میں موجود بے حیائی کی شدید مذمت کی اور لوگوں کو خفت و عصمت اتا بت الی اللہ شروع و خضوع کی تلقین فرمائی۔

علامہ گیلانی کی کتاب امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی پر تاثرات:

اس ہفتہ ڈائری لکھنے کا التزام ترک ہو رہا ہے، کاش مجھے خداوند کریم ثبات و استقامت اور کام کو انجام تک پہنچانے کی ہمت و عادت عطا فرمائے۔ آمین۔ دن کو اکثر دارالعلوم کی تعمیر دیکھنے جاتا ہوں آج علامہ گیلانی کی کتاب ”امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی“ کا مطالعہ شروع کیا۔ اس موضوع پر پہلی اور انوکھی و بہترین کتاب ہے۔ کلیات سے جزئیات نکالنا اور نقطے کو تفصیلات میں بدلنا علامہ گیلانی کا خاصہ ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اسلام کی خدمت کیلئے تاجین حیات سلامت رکھے تاکہ ہم ان کے فیوضات سے ہم مستفید ہوں۔ پہلے بھی اس کتاب کا مطالعہ کیا تھا، لیکن بد قسمتی سے ذہن میں کوئی بات محفوظ نہیں رہی۔ آج پھر مفصل مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ اور مکمل (ختم) کرنے کا ارادہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ امام ابوحنیفہ کی جلالت، عظمت مرتبت اور علو شان اس کتاب سے ظاہر ہوتی ہیں۔ حق پسندوں کیلئے اس میں بہت کچھ ہے، حقانیت امام و اقر بیت مذہب الی اللہ کیلئے قوی حجت (دلائل) مل سکتے ہیں۔ علم میں عبقریت و جامعیت، سیاست میں صحیح اسلامی سیاست کے علمبردار مالی حالت میں زبردست تاجر، سخاوت میں حاتم طائی اور زہد میں جس کے شاگرد داؤد و طائی ہوں، قانون سازی میں امام اور ہانی جس نے محمد ابو یوسف زفر جیسے قاضی پیدا کئے یہ سب امام صاحب کا خاصہ ہے۔

عباد التناشعی وحسبک واحد وکل الی ذاک الجمال بشیر

اے مقتدائے اسلام! اے عزیمت و استقامت کے اولین زبردست جامع تحرکی شخصیت کے حامل امام آپ کی قبر پر ہزاروں رحمتیں تو نے کروڑوں مسلمانوں کی رشد و ہدایت کی رہنمائی کی۔ رضی اللہ عنہ واجعل فیوضاتہ علینا سابعاً پشاور میں سیرت کمیٹی اور انجمن تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر جلسوں میں شیخ الحدیث مکی شرکت اور خطابات:

۲۹۔ اکتوبر ۱۲۔ ربیع الاول ۱۴۰۶: والد ماجد کے ساتھ اجتماعات سیرت میں شرکت کے لئے پشاور گیا۔ سید نور ہادشاہ صاحب اور میر احد گل میاں (شیخ میاں صاحب) بھی ہمراہ تھے، عصر کو ۴ بجے پہنچے۔ حاجی کرم الہی صاحب نے ٹیلیفون کر کے ہمیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ اس لئے پہلے وہاں گئے۔ بعد والد ماجد مدظلہ کا سیرت کمیٹی کے زیر انتظام اسلامیہ ہائی سکول کے جلسہ میں خطاب تھا، وہاں شام تک والد ماجد نے تقریر کی، پھر حاجی صاحب کے ہاں آ کر کھانا کھایا۔ عشاء کے بعد پشاور صدر میں انجمن تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام جلسہ میں والد صاحب نے تقریر کرنی تھی، وہاں گئے، حاجی یوسف صاحب، مولوی عبداللہ شاہ، رحمان الدین حاجی صاحب بھی بعد میں پشاور پہنچ گئے وہ بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ یہاں والد ماجد مدظلہ نے ڈھائی گھنٹہ تک دلولہ انگیز اور پراثر تقریر کی۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی، رات

سونے کیلئے حسب وعدہ حاجی کرم الہی کے ہاں گئے۔

مولانا عبدالحقان ہزاروی کی آمد والد صاحب سے ملاقات اور زیر تعمیر رقبہ کا معائنہ

۳۰ اکتوبر: صبح حاجی صاحب کے ہاں ناشتہ سے فراغت پر رخصت ہوئے۔ مولانا الحاج عبدالحقان ہزاروی آج والد صاحب سے ملاقات کے لئے اکوڑہ آرہے تھے اس لئے پشاور سے جلدی نکل آئے۔ ۱۰ بجے اکوڑہ پہنچے۔ مولانا عبدالحقان ہزاروی ہم سے پہلے پہنچ گئے تھے۔ والد صاحب سے تفصیلی ملاقات ہوئی ۴-۵ گھنٹہ یہاں رہے۔ مولانا امسال حج سے واپس ہوئے ہیں دارالعلوم کے زیر تعمیر رقبہ دیکھنے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

ضرورت علم دین و فضیلت علماء پر شیخ الحدیث صاحب کا خطاب:

والد صاحب نے ضرورت علم دین و فضیلت علماء پر بہترین تقریر کی۔ جمعرات کے دن میاں اکرم شاہ صاحب تشریف لائے۔ اپنے لاڈلے ننھے بیٹے مختیار عالم شاہ کو ہمارے سپرد کر دیا تاکہ یہاں اس کی تعلیم و تربیت ہو (شعبہ) تعلیم القرآن میں داخل کئے گئے ہماری بیٹھک میں مقیم ہیں۔

اس ہفتہ کے دوران تقریباً تمام پرانے خطوط کے ذخیرے چھانٹا رہا۔ اس باغیچے میں ہر رنگ ہر قسم کے پھول ہر قسم کے میوے ہر قسم کے کانٹے اور خس و خاشاک پائے گئے۔ کافی تکلیف (ممت) کے بعد گنجینہ علم و عرفان و نجات اور سرمایہ آخرت تک پہنچا۔ بہت کام کے خطوط ہاتھ آئے جو ان شاء اللہ ضائع ہونے سے بچ گئے، جن میں حضرت شیخ مدنی مدظلہ (حسین احمد صاحب) حضرت شیخ الادب اعزاز علی صاحب حضرت مہتمم مدظلہ دیوبند (قاری طیب صاحب) نائب مہتمم (مولانا مبارک علی) مدظلہ، مولانا عبدالمسیح، مولانا محمد میاں ناظم جمعیۃ مفتی احمد سعید صاحبزادہ اسعد سلمہ مولوی عبدالاحد دیوبند، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا نصیر الدین غور غشتی، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا عبید اللہ انور لاہور، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا بہاء الحق قاسمی، مولانا گل بادشاہ سرحد، خواجہ نظام الدین تونسہ شریف، مولانا عبدالحق نافع، مولانا ہر شاہ قیصر، مولانا عبدالحقان ہزاروی، میرز کوڑی شریف، مولانا عبد اللہ در خواستی، مولانا خیر محمد ملتان، مولانا عبدالحق قاسم العلوم ملتان، مولانا محمد اشرف صاحب پشاور، مولانا قاضی زاہد الحسنی، مولانا محمد شفیع دیوبندی، مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا ایوب جان پشاور، مولانا عبدالقیوم پولوٹی، حاجی وجیہ الدین کراچی، حاجی قاسم الدین ملک مراد خان شنواری، خان اعلیٰ زمان خان اکوڑہ، محمد جلال شہزادہ جہانگیر آباد، قاضی امین الحق، بادشاہ گل، قاضی عبدالسلام، مولانا سیاح الدین کا کاخیل، دادا جان حضرت قبلہ حاجی معروف گل قدس سرہ، مولانا سید احمد قدس سرہ، الحریز شافعی صاحب حق، حاجی غلام حسین مرحوم رفیق جد امجد فی الآخرۃ، دیگر ممتاز اکابرین و اساطین امت جن کے نام یاد نہیں قابل ذکر ہیں۔

خصوصاً ان خطوط میں سے جو دیوبند کے زمانہ تدریس میں والد ماجد مدظلہ کو اکابرین و اساتذہ دیوبند نے لکھے تھے خاص

منفید ہیں ان سے والد ماجد کی گزشتہ (ماضی زندگی قیام وحالات دیوبند وغیرہ پر روشنی پڑتی ہے۔ خدا ان جواہر پاروں کو محفوظ رکھے۔ امین۔

۸ ستمبر ۱۹۵۵ء: والد ماجد دارالعلوم اسلامیہ شیرگڑھ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے اگلے دن واپسی ہوئی

مذہبی سیاسی حکومتی ہاگ ڈورنائل کے ہاتھ میں علامت قیامت

۹ ستمبر: والد ماجد نے نماز جمعہ سے قبل تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ دیانت و امانت پر یہ کارخانہ عالم چل رہا ہے اگر ملکی معاملات سیاسی ہاگ ڈور اور مذہبی قیادت بدنام و بددیانت لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی تو سمجھ لو کہ عالم اکبر کے ضعف کا زمانہ آ گیا ہے اور قیامت قریب ہے آج ہمارے ہر قسم کے معاملات کی ہاگ ڈور نائل رہنماؤں کے ہاتھ میں ہے رشوت ستانی اور بددیانتی کا ہر طرف دور دورہ ہے اس کے علاوہ بھی کافی بیان کیا۔

۱۱ ستمبر: والد ماجد کسی جنازہ کی ادائیگی کے لئے شید و تشریف لے گئے شام کو واپسی ہوئی۔

مولانا سمیع الحق کے مشاغل۔۔۔ مطالعہ اور تاثرات

دوائی لینے کے لئے سفر اور لپنڈی اور کتب کی خریداری :

آج راولپنڈی حکیم صاحب سے دوائی (مرض ناخن کے لئے) لینے گیا۔ حکیم صاحب نہیں تھے تو قاری محمد امین صاحب کی معرفت حکیم ڈاکٹر محمد اسلم حیات سے دوائی۔ وہاں مولانا عبدالحق خان ہزاری سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر کتب خانہ اشرفیہ سے سوانح قاسمی جلد اول مولفہ مولانا مناظر احسن گیلانی مبلغ ۷ روپیہ میں اور مولانا علی میاں کی ”ماذا اخسر العالم بالاحتفاظ بالمسلمین“ بھی خرید لئے واپسی جمعرات کے دن ہوئی۔

پہلی دفعہ نماز تراویح کی امامت:

۱۸ مئی ۱۵ رمضان بندہ نے پہلی مرتبہ اپنی مسجد میں نماز تراویح پڑھائی۔ (۵۵)

سفر نامہ دیار عرب کے بارے میں احساسات:

۶ ستمبر ۵۵ء موافق ۱۸ محرم ۱۳۷۵ھ آج سے روزنامہ (ڈائری) لکھنا شروع کی، خدا تعالیٰ التزام کی توفیق عطا فرمائے۔ صبح دریائے کابل کی طرف گیا اس دوران مسعود عالم ندوی کا سفر نامہ دیار عرب پڑھنا شروع کیا، تقریباً سو صفحات پڑھے۔ مصنف کو تصوف سے بہت چڑ ہے۔ اور ہر شئی میں ضرورت سے زیادہ جدت پسندی اور سلفیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

قاری کی تلاوت سے انسان کی ابتداء و انتہاء اور مقصد تخلیق پر غور و فکر:

صبح جامعہ کے قاری کی اذان کے ساتھ جولاڈا اسپیکر میں کی جاتی ہے اٹھا (بیدار ہوا) قاری صاحب نے اذان کے بعد سورہ الرحمن کی تلاوت شروع کی۔ خلق الانسان من صلبال کالفخار سے دل پر عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ

انسان اتنی کمزور چیز سے پیدا کیا گیا، پھر خدا کے بعد تمام مخلوق میں سب سے بہتر بھی اسی کو بنایا۔ انسان کا مقصد تخلیق کیا ہے اور اسے کرنا کیا چاہیے تھا؟ خیالات و افکار کا ہیجان اور نیم غنودگی کا عالم تھا، میں سوچ رہا تھا کہ آخر اس حیات کا نتیجہ کیا ہے کہ قاری نے کل من علیہا فان کا نغمہ دلسوز سنا دیا۔

آہ ابتدا کیسی ضعیف چیز ہے اور انتہاء کیسی بے بسی اور بے بسی پر لیکن حضرت انسان درمیانی حالت ان سب چیزوں سے بے خبر (غفلت میں پڑا رہتا ہے) (۷ ستمبر ۵۵ء)

شرح عقائد اور موضوع کی چچیدگی:

اسال صبح کے پہلے دو گھنٹے (پیریڈ) تعلیم سے خالی ہیں۔ اسلئے مطالعہ اور دوسرے کام وغیرہ کرتا ہوں۔ نماز صبح کے بعد صدر صاحب (مولانا عبدالغفور المعروف حمزہ مولوی) کے مکان پر شرح عقائد کا مطالعہ کیا۔ نگوین وارادہ خداوندی کا بحث تھا۔ ماتریدیہ اشاعرہ وغیرہ نے موضوع سخن کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس اختلاف میں اکثر جھکتے ہیں۔ بہر حال معتزلہ نجاریہ کرامیہ کے مسالک پر تبصرہ کیا جا رہا ہے، کل ان شاء اللہ رؤیت خداوندی کی بحث شروع ہوگی۔

مصنف دیار عرب کی زائد از ضرورت اجتہاد و جدت پسندی:

دوپہر کے وقت ”دیار عرب میں چند ماہ“ کا مطالعہ کیا، تقریباً نصف سے زیادہ پڑھ لیا۔ مصنف کو تصوف و مشیخت رائج سے خاص چڑ ہے۔ علماء عصر کو جامد اور بے وقعت و خود غرض سمجھتے ہیں جو کہ اکثر اپنے عمامہ و جہر کی حفاظت کر رہے ہیں، ان کے خیال میں اخوان المسلمین بھی زیادہ تر جذبات پر استوار ہے اور علمی و عملی فکر و نظر سے خالی ہے۔ مختصر المعانی اور شرح جامی جیسی کتب اس کے خیال میں برے و بیکار ہیں، مصنف اسلام کی خدمت کا درد رکھتے ہیں اور اس کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں، لیکن نئے ڈھانچوں میں ڈھل کر کاش کہ اس آزاد خیالی اور زائد از ضرورت اجتہاد و جدت پسندی کو ترک کر دیتے ابھی مطالعہ جاری ہے، شاید دو دن میں ختم ہو جائے

مولانا محمد علی سواتی سے احوال تعلیم و تعلم پر گفتگو اور طلباء کا تکرار و مطالعہ میں انہماک:

ظہر کے بعد مولانا محمد علی سواتی مدرس دارالعلوم کے ساتھ ان کے تعلیم و تعلم اور احوال وغیرہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ بعد العصر سائیکل پر تفریح کے لئے نکلا۔ شام کے بعد شرح عقائد کا تکرار کیا۔ سہ ماہی امتحانات قریب ہیں دارالعلوم کے ماحول میں گہما گہمی ہے، دن رات تکرار و مطالعہ کا مشغلہ جاری ہے۔ خدا سب کو مزید توفیق عطا فرمائے۔

اجتہادی شان استعمال نہ کریں، اعتدال پر آئیں:

صبح ”دیار عرب“ کا قدرے مطالعہ کیا لیکن خاص دلچسپی نہ ہوئی۔ آج جماعت اسلامی کے لائل پوری آرگن ”الہمیر“ کی اشاعت خاص نظر سے گزری، مولانا مودودی نے بخاری شریف و احادیث کے متعلق اپنے مسلک کی وضاحت کی ہے۔ لیکن بے جا تاویلوں اور تعبیروں سے کب تک کام لیا جاسکتا ہے، معتدل راستہ یہ ہے کہ وہ اس آزاد خیالی اور اجتہادی شان

کو ہر جگہ استعمال نہ کرنے، انکے مسلک کے رو سے علماء و مشائخ کی وقت (قاری کے دل میں) ضرور کم ہو جاتی ہے، خدا انہیں راہ اعتدال پر لائے۔ کام تو نظم و تنظیم کے لحاظ سے بہت اعلیٰ کرتے ہیں، دیگر مضامین بھی اچھے اور مفید۔ اخوان المسلمین کے جگر سوز مظالم کو بیان کیا گیا ہے۔ رسالے کا اکثر حصہ اہل حدیث حضرات پر تنقید و تبصرہ کا جواب شکوہ و شکایت اور اصحاب جماعت کے احادیث سے متعلق مضامین پر مشتمل ہے۔ ہمیں تو خلد ماصفا و دعو ماکلد پر عمل کرنا چاہیے۔

ارادہ کو مفت الٰہی ماننے سے قائلین تنازع کی پیچیدگیاں حل ہو جائیں گی:

ظہر کے بعد شرح عقائد کے درس میں ارادہ مفت الٰہی ہونے کی بحث تھی، حضرت الاستاد نے تنازع کے قائلین کے سوالات و تحقیقات نقل کئے اور فرمایا کہ اگر ارادہ کو مفت الٰہی مانا جائے تو مسئلہ تنازع والوں کے بہت سی پیچیدگیاں اور شبہات حل (ختم) ہو جائیں گے۔

آج طبیعت کچھ پریشان تھی، عصر کی نماز کے بعد تفریح کے لئے لکھا طبیعت کچھ معتدل ہوئی، خداوند کریم فراغت قلب و اطمینان نصیب فرمائے۔ اعمال خراب ہوں تو بدن، قلب اور روح سب کچھ معطل معلوم ہوتے ہیں، سچ ہے کہ ظاہری حالت کا باطن پر اور باطن کا ظاہر پر اثر ہوتا ہے۔

کوہستان اخبار میں جمعیتہ اطلباء حقانیہ کے مطالبات اور الجزائر کے مسلمانوں کے حق میں قراردادیں:

کوہستان اخبار میں اجمل خٹک پر خان عبدالغفار کی شرکت اور مالکی کنونشن کے سلسلہ میں کچھ اعتراضات پر بحث کی گئی ہے۔ جمعیتہ اطلباء حقانیہ کے مطالبات بھی شائع ہوئے ہیں۔ الجزائر کے مسلمانوں، اخوان کے قیدیوں اور اسلامی دستور کے سلسلہ میں قراردادیں پاس کی گئی ہیں، خدا ہمیں صحیح اسلامی سیاسی شعور عطا فرمائے تاکہ دین کی صحیح خدمت ہو سکے۔ افلاح اخبار میں بھی جمعیتہ اطلباء کے مطالبے چھپ گئے ہیں۔

مکتوبات آزاد کاراتوں رات مطالعہ اور آزاد سے والہانہ وابستگی کا اظہار:

سعید صاحب (مولانا قاری سعید الرحمن مرحوم) سے ملا۔ مکتا تب ابوالکلام (کتاب) لائے تھے یہ آزاد کے چند مکتوبات بنام علامہ شبلی نعمانی، علامہ سلیمان ندوی، محی الدین احمد و بعض دیگر حضرات کے نام کا جدید مجموعہ ہے۔ اس میں اکثر خطوط سعید سلیمان ندوی کے نام ہیں، شام کے بعد راتوں رات کتاب سرسری مطالعہ سے ختم کر ڈالی۔ ضروری مطالعہ کے بعد جب بھی کوئی نئی کتاب نظر آتی ہے تو دیکھنے کو ترستا ہوں اور جب لکھنے والا امام الہند آزاد ہو تو پھر ”دفور اشتیاق“ اور بے مبری کا کیا عالم۔ اگر کتاب زیادہ طویل ہوتی تو شاید نیند بھی چھوٹ جاتی۔ (۹ ستمبر ۵۵ء)